استحصالی ٹیکس کا خاتمہ

زکوٰۃ پر مبنی نظام برائے انصاف، ترقی اور فلاح عامہ۔

مضمون نگار

عطاءاللہ خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زکوۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے اور اسلامی معاشی نظام کی اساس ہے۔ موجودہ دور میں اسلامی ممالک بالعموم اور پاکستان بالخصوص شدید معاشی بحران اور بڑھتی ہوئی غربت کا شکار ہیں، جس کا براہ راست بوجھ عوام کو بھاری اور استحصالی ٹیکسوں کی صورت میں برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔ پاکستان میں تمام انسانی معاشی نظاموں (سرمایہ دارانہ نظام، اشتراکی نظام اور سودی نظام) کو آزمانے کے باوجود معیشیت بہتر ہوئی نہ غربت کا خاتمہ ہوا اور نہ ٹیکسوں کے بوجھ سے نجات مل سکی۔ آج بھی پاکستان میں 45 فیصد لوگ خط غربت کے نیچے زندگی گزار رہی ہے، غریب دن بدن غریب تر ہوتا جارہا ہے جبکہ اوپر سے ٹیکسوں کا بوجھ الگ اور امیر طبقہ مسلسل امیر بنتا جارہا ہے۔

ایسے حالات میں ایک ایسا منصفانہ اور فطری نظام موجود ہے جو زوال پذیر معیشت کے لیے زندگی بخش دوا اور محروم عوام کیلئے امید کی کرن ثابت ہو سکتا ہے، یہ نظام ایسا ہے جس کے موثر نفاذ کے بعد کسی قسم کے استحصالی ٹیکسوں کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اور وہ ہے اسلام کا معاشی نظام (زکوۃ)۔

اسلام چاہتا ہے کہ مال و دولت صرف چند لوگوں تک محدود نہ رہے بلکہ یہ معاشرہ میں گردش کریں اس مقصد کے لئے اسلام نے ایک بہترین نظام (زکوۃ) کی بنیاد رکھی ہے۔

اس آرٹیکل میں ہم پڑھیں گے کہ کس طرح نظام زکوۃ کے نفاذ کے ذریعے ایک ترقی یافتہ، خوشحال اور فلاحی معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے، اور کس طرح اس کے ذریعے استحصالی ٹیکسوں کا مکمل خاتمہ ممکن ہے۔ سب پہلے زکوۃ کا تعارف، اس کی فرضیت اور شرائط بیان کی جائیں گی۔ اس کے بعد یہ واضح کیا جائے گا کہ زکوۃ کس طرح فلاح عامہ اور معاشی انصاف کی بنیاد فراہم کرتی ہے۔

زکوٰۃ کا تعارف:۔

زکوٰۃ کا لفظی معنی "پاک ہونا، پھلنا پھولنا اور نشو نما پانا" ہے دین اسلام کی اصطلاح میں زکوٰۃ سے مراد

"ہر صاحب نصاب مسلمان کا سال میں ایک مرتبہ اپنے مال کا مقررہ حصہ (اڑھائی فیصد) اللہ تعالی کی راہ میں دینا" ہے۔

قرآن مجید میں زکوٰۃ کی فرضیت کا حکم 82 مرتبہ آیا ہے جس میں 32 مرتبہ نماز اور زکوٰۃ کا حکم ایک ساتھ آیا ہے۔

جیسا کہ سورۃ البقرہ آیت نمبر 43 میں ارشاد ہے۔

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

زکوٰۃ ادا کرنے سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ اس میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ سورۃ الروم آیت نمبر 39 میں اللہ تعالی کا فرمان ہے

ترجمہ: جو زکوٰۃ تم دیتے ہو جس سے اللہ کی رضامندی طلب کرتے ہو تو یہی لوگ اپنا مال اللہ کے ہاں بڑھانے والے ہیں۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کا انجام:۔

جس طرح قران مجید میں زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم بار بار آیا ہے اسی طرح قران مجید میں کئی مقامات پر زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے لیے سخت ترین عذاب کا ذکر بھی آیا ہے مثال کے طور پر

سورہ آل عمران آیت نمبر 180 میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو سخت عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔

ترجمہ: اور گمان نہ کرے وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس مال میں جو اللہ تعالٰی نے ان کو دیا ہے، کہ یہ بخل ان کے لیے بہتر ہیں بلکہ یہ ان کے لیے برا ہے اور بہت جلد ان مال کا طوق قیامت کے دن ان کے گلوں میں ڈال دیا جایے گا جس پر وہ بخل کرتے تھے۔

اسی طرح سورۃ التوبہ آیات نمبر 34 اور 35 میں اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے

ترجمہ: جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کے راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ پس ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو۔ جس دن اس مال کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا اور اس سے ان کی پیشانیاں، پہلوؤں اور کمریں داغی جائیں گی (اور اان سے کہا جائے گا) یہ ہے وہ مال جو تم نے ذخیرہ کر رکھا تھا۔

اسی طرح آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ

"جو قوم زکوٰۃ نہیں دے گی اللہ تعالٰی اسے قحط میں مبتلا کرے گا"۔

اسی طرح ایک اور حدیث ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

"جو کوئی اپنے مال سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اس کا مال قیامت کے دن ایک گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا اور اس کی گردن سے لپٹ کر گلے کا طوق بن جائے گا اور وہ اس انسان کے جبڑوں کو کاٹ کاٹ کر کھائے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، میں ہی تیرا خزانہ ہوں"۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کا انکار گویا اسلام کا انکار ہے، یہی وجہ ہے کہ خلیفہ اول ابو بکر (رض) کے عہد خلافت میں کچھ قبائل (عبس، ذبیان، کنانہ اور فزارہ وغیرہ) نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا تو آپ (رض) نے ان کے خلاف جہاد کا اعلان کیا۔

زکوٰۃ ادا کرنا کس پر فرض ہے؟

فرضیت زکوٰۃ کے 5 شرائط ہیں

1) مسلمان ہونا۔
2) عاقل ہونا۔
3) بالغ ہونا۔
4) صاحب نصاب ہونا (صاحب نصاب سے مراد یہ ہے کہ اس کے پاس سات تولے یعنی 87.48 گرام سونا یا ساڑھے باون تولے یعنی 612.36 گرام چاندی یا ان کے برابر مال، روپیہ وغیرہ ہو)۔
5) نصاب پر ایک سال گزر جائے۔

زکوٰۃ کن چیزوں پر فرض ہے؟

درج ذیل چیزوں پر زکوٰۃ فرض ہے۔

1) سونا۔
2) چاندی۔
3) مال تجارت۔
4) ان پلاٹوں، مکانات، پلازوں اور دکانوں پر جس کو بیچنے کے لیے رکھے ہوئے ہو۔
5) نقد روپوں پر اور قرضوں پر۔
6) جانوروں پر، جن کا اپنا اپنا نصاب ہے جیسا کہ 40 سے 120 بکریوں اور بھیڑیوں پر ایک بکری۔۔۔۔۔، 29 گائے یا بھینسوں تک زکوٰۃ نہیں اس سے زیادہ ہو تو زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے، اسی طرح 4 سے زیادہ اونٹوں پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔۔۔۔ جانوروں کی زکوٰۃ کی بہت سی شرائط اور تفصیلات ہے۔۔۔۔۔
7) معدنیات پر 20 فیصد زکوٰۃ فرض ہے۔
8) اناج پر (بارانی زمینوں کے فصلوں میں "عشر" یعنی دسواں حصہ جبکہ آرٹی زمینوں پر نصف "عشر" بیسواں حصہ فرض ہے)۔

مصارف زکوٰۃ:۔

قرآن مجید کے سورۃ التوبہ آیت نمبر 60 میں زکوٰۃ کے 8 مصارف بیان ہوئے ہیں زکوٰۃ صرف انہی کو دی جائے گی جو کہ درج ذیل ہیں

1) فقراء۔

2) مساکین۔

3) عاملین(زکوۃ کے محکمے کے ملازمین)۔

4) مؤلفۃ القلوب(اس سے مراد وہ کافر ہے جس سے امید ہو کہ وہ مال لے کر مسلمان ہو جائے گا یا اگر وہ مسلمانوں کو تکلیف پہنچاتا ہے تو اس سے رک جائے گا)

5) رقاب(غلاموں کو آزاد کرانے کے لئے)۔

6) غارمین(قرض دار)۔

7) اللہ کی راہ میں۔

8) مسافر۔

زکوۃ برائے ترقی و فلاح عامہ:۔

زکوۃ ایک ایسی عبادت ہے جو مسلمانوں کے لئے صرف اللہ تعالٰی کی رضا کا ذریعہ نہیں بلکہ معاشرتی ترقی اور فلاح عامہ کی طور پر بھی بہت اہمیت کا حامل ہے۔

زکوۃ معاشرتی ترقی اور فلاح عامہ کی ضامن ہے۔ اس سے انسان کی مال کے ساتھ محبت کم ہو جاتی ہے اور اللہ کے راہ میں خرچ کرنے کا جذبہ پروان چڑھتا ہے، یہ معاشرے میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت، اخوت اور ہمدردی کا برتاؤ کرنے کا درس دیتی ہے۔ یہ انسان کو لالچ بخل اور خود غرضی جیسی بری عادات سے بچاتی ہے۔

زکوۃ معاشرے میں گردشی دولت کا سبب بنتی ہے۔ اسی طرح دولت صرف خاص لوگوں تک محدود نہیں رہتی بلکہ معاشرے کے تمام طبقات تک پہنچتی ہے اور فلاح عامہ کی کام آتی ہے۔ یہ معاشرے کے تمام افراد کی معاشی حالت بہتر بناتی ہے اور معاشرتی استحکام اور فلاح عامہ کا سبب بنتی ہے جس سے معاشرے میں غربت و افلاس کا خاتمہ ہو جاتا ہے، اور ایک خوشحال پر امن اور فلاحی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے

ترجمہ: "یہ زکوۃ ان کے مال داروں سے لے کر ان کے غریبوں میں تقسیم کی جاتی ہے"۔

اسلام نے زکوۃ کی صورت میں ایک بہترین معاشی نظام دیا ہے۔ اس نظام کی وجہ سے معاشرہ خوشحال ہو جاتا ہے۔ غریب اور کمزور لوگوں کے دلوں سے احساس محرومی ختم ہو جاتی ہے۔ وہ بھی اپنے آپ کو معاشرے کا اہم فرد سمجھنا شروع کر دیتے ہیں اور یوں معاشرے کی ترقی اور خوشحالی شروع ہو جاتی ہے۔

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ اکثر لوگ مالی مشکلات کہ وجہ سے چوری، ڈکیتی اور ناجائز کاروبار جیسے جرائم کرتے ہیں اس لئے اگر ایک منظم نظام کے تحت انہیں زکوۃ کی رقم پہچادی جائے تو یقیناوہ معزز شہری بن سکتے ہیں، مالی مشکلات کی وجہ سے کئی اشخاص کی ذہنی اور جسمانی استعداد ضائع ہو جاتی ہیں اگر زکوۃ کی صورت میں ان کی مدد کی جائے تو ان کی صلاحیتیں معاشرے اور قوم و ملک کی ترقی کے لئے استعمال ہو گی۔

زکوٰۃ کے ذریعے سے استحصالی ٹیکس کا خاتمہ:

پوری دنیا بشمول پاکستان کے نظام ہائے ٹیکس کا اگر ہم جائزہ لیں تو یہ ایک استحصالی اور مبنی بر ظلم نظام ہے ،ایک تو ٹیکس بہت زیادہ وصول کی جاتی ہے اور پھر آمدنی جیسی جیسی بڑھتی ہے تو ٹیکس کی شرح میں اضافہ ہوجاتاہے دوسری استحصالی بات یہ ہے کہ ٹیکس کل آمدنی پر لاگو ہوتاہے مثلا اگر کسی کی تنخواہ ایک لاکھ ہے تو حکومت اس سے ٹیکس کاٹ لیتی ہے، اب باقی رقم سے اس کا گزارہ چلے یا نہ چلے حکومت کا اس سے کوئی سروکار نہیں اس کے برعکس زکوٰۃ ایک ایسا نظام ہے کہ ایک تو اس کا شرح بہت کم ہے کیونکہ پوری دنیا میں اڑھائی فیصد (شرح زکوٰۃ) سے کئی گنا زیادہ ٹیکس وصول کیا جاتاہے علاوہ آزیں زکوٰۃ سارے سال کے اخراجات کو نکال کر بچت پر لاگو کیا جاتاہے.

اگر کسی نے سال میں دس کروڑ کمائے اور سب کے سب خرچ کئے اور صاحب نصاب نہیں رہے تو اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں جبکہ ٹیکس کامعاملہ اس کاالٹ ہے اگر کسی نے جیسی ہی دس کروڑ کمائے تو اس سے ٹیکس کاٹ لی جائے گی۔

یہ بات پوری گارنٹی کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ اگر پاکستان سے باقی سارے ٹیکس ختم کردئے جائیں اور زکوٰۃ پوری مقدار میں وصول کی جائے اور مستحقین تک پہنچائی جائے تو چند سالوں میں پاکستان سے غربت اور بے روزگاری کا خاتمہ ہوجائے گا معیشت بہتر ہوجائے گی اور ایک پرامن ،خوشحال اور فلاحی معاشرہ قائم ہوجائے گا اور کسی قسم کی ٹیکس لینے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

زکوٰۃ کی منظم نظام کی وجہ سے کس طرح خوشحال اور فلاحی معاشرہ وجود میں آتاہے؟تو اسلام کی سنہری تاریخ میں ایسا عملی طور پر ہوچکاہے عمر بن عبدالعزیز کے دور خلافت میں اسی نظام زکوٰۃ کی بدولت لوگ اتنے آسودہ حال ہوچکے تھے کہ زکوٰۃ لینے والا ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتا۔

آج ایک بار پھر اسی نظام کے تحت آنے اور اس پر عمل کرنے کاوقت ہے ہمارے تمام معاشی اور معاشرتی مسائل کا حل نظام زکوٰۃ میں مضمر ہے جس سے ہماری دین و دنیا سنور جائے گی۔